ہندوستان تاریخی اور ثقافتی اعتبار سے ممالکِ عالم میں ایک نہایت اہمیت و عظمت کا مالک ہے۔ کیونکہ سنسکرت علوم و فنون اور فلسفہ و ویدانت کے حاملین کے علاوہ اس ملک کو ایک ایسی قوم کے وطن ہونے کا بھی شرف حاصل ہے جس نے اپنے علوم و فنون۔ اپنی تہذیب و تمدن، اور اپنے کلچر کی روشنی سے قرونِ وسطیٰ کے یورپ کو جگمگایا ہے اور آج بھی ممالکِ غرب کے بام و در اُس کے کارناموں کی صدائے بازگشت سے گونج رہے ہیں۔ یہ آواز مادیت کے ہنگاموں میں دھیمی ضرور پڑ گئی ہے لیکن فنا بالکل نہیں ہوئی اور علوم و فنون کی تاریخ کا کوئی طالب علم ایسا نہیں ہے جس کے کان اس آواز سے ناآشنا ہوں۔

اس بناء پر ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ملک کے آزاد ہوتے ہی ملک کے مختلف طبقات و عناصر کی یہ صلاحیتیں یک بیک اُبھر آتیں اور یہاں ایک شائستہ و ترقی یافتہ ملک کی طرح علمی و ادبی سرگرمیوں کا بازار گرم ہو جاتا لیکن نہایت افسوس اور بڑے شرم کی بات ہے کہ موجودہ صورتِ حال ان توقعات کے بالکل برعکس ہے۔ یہ علمی و ادبی مذاق کا انحطاط یوں تو ملک کے ہر طبقہ میں عام ہے یونیورسٹیوں میں سائنس کے یا ان علوم کے طلباء کی تعداد جو معاشی فوائد رکھتے ہیں روز بروز حیرت انگیز طریقہ پر بڑھ رہی ہے اور فنون (Arts) کی طرف سے بے توجہی و بے رغبتی عام ہوتی جا رہی ہے لیکن جہاں تک عربی۔ فارسی اور اردو زبان و ادب کا تعلق ہے ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی ہے اس سلسلہ میں اب صورتِ حال یہ ہے کہ پرانی کتابیں بازار سے ناپید ہوتی جا رہی ہیں اور ان کی از سرِ نو طباعت یا حفاظت کا کوئی اہتمام و انتظام نہیں ہے اور دوسری طرف نئی کتابوں کی تصنیف و تالیف کا کام بالکل رکا ہوا ہے۔ حیدرآباد کے دار الترجمہ اور ادارہ معارفِ اسلامیہ اور دائرۃ المعارف کو اب ختم ہی سمجھئے۔ دہلی کی انجمن ترقی اردو اور مکتبہ جامعہ یہ دونوں بھی حوادث کا شکار ہو کر خاموش ہو گئے۔ الہ آباد کی ہندوستانی اکاڈمی کو اب ہندی اکاڈمی بننے کا شوق چرا رہا ہے۔ پورے ملک میں ہمارے مصنفین بلند میں دار المصنفین اعظم گڑھ اور ندوۃ المصنفین دہلی لے دے کے یہی دو ایسے ادارے نظر آتے ہیں جو جمود و تعطل کی مخالف ہواؤں میں بھی اپنی کشتی کو کھیئے لئے چلے جا رہے ہیں اور بس۔ باقی اللہ خیر سلّا۔

یہ صورتِ حال انتہا درجہ افسوسناک بھی ہے اور شرمناک بھی! ہمیں اگر ایک زندہ قوم بن کر رہنا ہے تو لامحالہ ہمیں اپنے پرانے سرمایۂ علوم و فنون کی حفاظت بھی کرنی ہوگی اور آگے بھی بڑھنا ہوگا یہ کس طرح ہو سکتا ہے اور کیونکر؟ اس پر آئندہ اشاعت میں گفتگو ہو گی!

م